REG. E.P. No 861

رجسٹرڈ ای۔ پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: صلاح الدین ملک ایم۔ اے
اسسٹنٹ ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷/۸ روپے
فی پرچہ ۲/۰

تواریخ اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۴ | ۲۸ تبوک ۱۳۳۴ ہش - ۱۰ صفر ۱۳۷۵ھ مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں:-

(۱) کراچی ۱۶ ستمبر ساڑھے پانچ بجے شام۔ ڈاکٹر کرنل شاہ صاحب نے آج صبح حضرت صاحب کا معائنہ کیا۔ اور حضور کی صحت کے متعلق پوری طرح تسلی کا اظہار کیا۔ اور رائے دی کہ اب خدا کے فضل سے بیماری کا کوئی اثر باقی نہیں۔ فالحمد للہ۔ حضور نے آج جمعہ پڑھایا۔ اور قریباً بائیس منٹ تک خطبہ دیا۔ حضور نے مغربی ممالک میں تبلیغ کیلئے وقف کی تحریک فرمائی۔ اور جماعت کو اس سلسلے میں انتہائی جدوجہد کی تلقین کی۔ اور ان نوجوانوں کے لئے برکت کی دعا کی۔ جو اس خدمت کے لئے پہل کر کے آگے آئیں۔"

(۲) کراچی ۱۷ ستمبر ساڑھے چار بجے شام۔ "خدا کے فضل سے حضرت امیر المومنین کی صحت اچھی ہے۔ حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں اور کافی وقت تک مجلس میں تشریف فرما رہے۔"

"حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت ترقی کر رہی ہے۔ حضور آج اظہار ہمدردی کے لئے مرزا رفیق بیگ صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے جن کی اہلیہ صاحبہ کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں اور مجلس میں دیر تک تشریف فرما رہے۔"

کراچی ۲۲ ستمبر۔ "حضرت صاحب کی صحت بہتر ہے حضور نے ظہر و عصر کی نماز پڑھائی اور مجلس میں تشریف رکھ کر قریباً ایک گھنٹہ مختلف امور پر گفتگو کرتے رہے۔ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھی جائے۔"

ربوہ ۲۳ ستمبر جماعت کراچی کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بخیریت کشتی ہوٹل [illegible] (بقیہ)

سپاسنامہ بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

از طرف لجنہ اماء اللہ قادیان

برموقعہ واپسی از سفر یورپ

سیدنا و امامنا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ہم اللہ تعالےٰ کے حضور سربسجود ہیں کہ جس نے اپنے فضل بے پایاں سے ہماری دعاؤں کو پایۂ قبولیت بخشتے ہوئے ہمارے پیارے امام کو صحت بخشی اور آپ بخیریت تمام سفر یورپ سے مراجعت فرما ہوئے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و انکسار سے دست بدعا ہیں کہ آپ جیسے نادر وجود کو جس نے اپنے اکتالیس سالہ عہد خلافت میں طبقۂ نسواں کو قعر مذلت سے اوجِ رفعت پر پہنچا دیا ہے عمر دراز عطا فرمائے تا علم احمدیت اور بھی بلند ہو۔ اور آپ زیادہ سے زیادہ اسیروں کی رستگاری کا موجب بنیں اور قومیں آپ سے برکت پائیں اور زمین کے کناروں تک اسلام ادیانِ باطلہ پر غالب آجائے۔ آمین

ہمارے پیارے امام! ہماری جان آپ پر فدا ہو! ایشیا بالعموم ہندوستان اور بالخصوص پنجاب میں طبقۂ نسواں کی قدر و قیمت چوپایوں سے بھی کمتر سمجھی جاتی تھی۔ آپ نے اس نکتہ کو خوب سمجھا کہ قوموں کی ترقی و زوال کا اس طبقہ کے ساتھ گہرا تعلق ہے چنانچہ آپ نے آج سے تینتیس سال قبل لجنہ اماء اللہ کا قیام فرمایا۔ جس کی شاخیں نہ صرف ہند و پاکستان بلکہ تمام دوسرے ممالک کی جماعت ہائے احمدیہ میں قائم ہو گئیں۔ اور ان کی تنظیم مضبوط سے مضبوط تر ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ چندہ کی تمام تحریکات مثلاً تحریک جدید۔ وصیت چندہ عام اور مساجد فنڈ وغیرہ میں حصہ لینے لگیں۔ آپ نے ان میں ایسی روح پھونکی کہ حضور کی تحریک پر ہالینڈ کی مسجد کی تعمیر کیلئے صرف خواتین نے ہی چندہ دیا۔ اور ربوہ میں اپنا ایک وسیع دفتر تعمیر کر لیا۔ اگر ایک خاص جذبہ ان میں پیدا نہ ہوا ہوتا۔ تو ایسی غریب جماعت کی مستورات کے لئے ایسی قربانیاں ممکن نہ ہوتیں۔

اے ہمارے پیارے مقتدا ایدکم اللہ! علم کے بغیر انسان اور حیوان میں کم ہی فرق رہ جاتا ہے حضور نے اس بات کو خوب سمجھا کہ علم والی ماؤں کے دم قدم کی برکت سے ہی انکی اولاد علم کے میدان میں ترقی کر سکتی ہے۔ پس حضور نے قادیان کی خواتین کی تعلیم کا انتظام فرمایا اور حضور نے خود ہفتہ وار خواتین میں قرآن مجید کا درس دیا شروع کیا۔ اور اب خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں بیسیوں گریجوایٹ۔ مولوی فاضل اور ڈاکٹر خواتین موجود ہیں۔ اور انکی تعداد برق رفتاری سے بڑھ رہی ہے۔ کجا وہ وقت کہ قادیان کے ملحقہ دیہات میں مردوں سے نماز وغیرہ سکھانے کیلئے دورے کروائے جاتے تھے۔ کجا یہ وقت کہ ربوہ میں سوائے محدودے چند کے خواتین کے سکول اور کالج میں مدرس خواتین ہی ہیں۔ جہاں حضور نے جماعت کی دینی تربیت و تنظیم کیلئے لجنہ اماء اللہ کا قیام فرمایا وہاں ننھی بچیوں کی اخلاقی تربیت کیلئے ناصرات الاحمدیہ کا قیام فرمایا۔ تا ان ننھے ننھے پودوں کی جڑیں شروع سے ہی مضبوط ہوتی جائیں اور زمانے کا کوئی طوفان بھی ان کو ہلا نہ سکے! اس تعلیم کے نتیجہ میں جبکہ دیگر اقوام میں تعلیم اور بے پردگی لازم ملزوم ہو گئی ہے۔ جماعت احمدیہ کی خواتین کا اخلاقی و روحانی معیار دن بدن بام عروج پر پہنچ رہا ہے۔ ان میں سادگی پائی جاتی ہے۔ وہ اسلامی شعار کی پابند ہوتی ہیں۔ تحریک جدید کے ذریعہ حضور نے خواتین کی بہتر تربیت فرمائی اور انکو فضول خرچیوں سے باز رکھا۔

ہمارے محبوب آقا! ہم ناتوانوں کی بہبود کیلئے آپ نے کیا کچھ نہیں کیا۔ طبقۂ نسواں کی تربیت کیلئے آپ نے بیسیوں خطبات دیئے۔ جمعہ اور عیدین کے علاوہ جلسہ سالانہ میں خاص طور پر آپ نے عورتوں کی تربیت کی پوری کوشش فرمائی۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپکی ساعی کو بار آور کیا۔ مزید برآں عورتوں کے ماہوار رسالے کا اجراء فرمایا جو مصباح کے نام سے ترقی پذیر ہے اور علم و روحانیت کے انوار پھیلا رہا ہے۔ یہ آپ ہی کی تربیت کا نتیجہ ہے۔

اے ہمارے پیارے امام! آپ نے اکناف عالم میں احمدی خواتین کے بھائیوں۔ خاوندوں اور بیٹوں کو اعلائے کلمۃ اللہ کا موقعہ دیکر بلکہ تمام جماعت کو لمبی دعاؤں۔ چندوں اور تحریک جدید پر عمل کرا کے اس جہاد کبیر میں شریک ہونے کا زریں موقعہ عطا فرمایا ہے۔ یہ امر ہمارے لئے (باقی صفحہ ۲ پر)

ماہوار تبلیغی رپورٹ (قسط دوم)

بابت ماہ جولائی ۱۹۵۵ء

۳- ریاست حیدرآباد دکن

حیدرآباد دکن میں مولوی حکیم محمد الدین صاحب دار التبلیغ کے انچارج ہیں۔ اور ان کے ماتحت مولوی فضل الدین صاحب حیدرآباد میں۔ مولوی بشیر احمد صاحب خادم چنت کنٹہ میں اور مولوی سراج الحق صاحب تیاپور میں کام کر رہے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں حکیم محمد الدین صاحب نے دو تبلیغی دورے کئے۔ پہلا دورہ ورنگل اور کنڈور کا۔ اور دوسرا دورہ کاما ریڈی اور چندہ پور کا۔ کنڈور میں ایک جماعت احمدیہ شروع سے ہی موجود تھی۔ مگر گذشتہ انقلاب کے بعد سے اس کے تعلقات مرکز سے کٹ گئے تھے۔ اب اس جماعت کی تنظیم کی جا رہی ہے اور مولوی بشیر احمد صاحب خادم کو وہاں کچھ عرصہ کے لئے بھجوایا گیا ہے) حکیم صاحب نے کنڈور اور چندا پور کی جماعتوں کی ابتدائی تنظیم کی یہ دورہ چار سو چودہ میل کے سفر سے مکمل ہوا۔ اس کے علاوہ بعض تاجروں اور طلباء کو تبلیغ کی گئی۔ اور مقامی جماعت کی تعلیم و تربیت کا کام ہوتا رہا۔ اور مرکزی تحریکوں کی کامیابی کے لئے کوشش کی گئی۔ سرکاری افسران میں ایک وظیفہ یاب ڈی۔ سی صاحب اور ایک وظیفہ یاب افسر مال صاحب کو تبلیغ کی گئی۔

حیدرآباد دکن میں ہی مولوی فضل الدین صاحب مبلغ کام کرتے ہیں۔ جن کے سپرد زیادہ تر بچوں اور مستورات کی تعلیم و تربیت کا کام ہے۔ اور بیسیوں بچے اور خواتین ان سے دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ وہ دن بھر قریباً سارے شہر کا چکر کاٹ کر احمدی دوستوں کے گھروں پر جا کر بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ اور اپنے عملی نمونہ کے ساتھ غیر احمدیوں میں تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپکی عمر و صحت میں برکت دے۔

سکندرآباد دکن میں محترم سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب اپنی ساری فیملی سمیت مجسم تبلیغ ہیں۔ تبلیغ ان کی زندگی کا جزو لاینفک ہے۔ وہ اب تک لاکھوں روپیہ کا لٹریچر مفت شائع کر چکے ہیں اور کرتے چلے جا رہے ہیں۔ کئی کتابوں کے دس دس۔ پندرہ پندرہ۔ بیس بیس ایڈیشن وہ اپنے خرچ پر شائع کر چکے ہیں۔ ان کی ساری اولاد بھی انہی کے رنگ میں رنگین ہے اور تبلیغی امور میں سب کو ایک خاص انہماک ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب پر اپنی بیشمار رحمتیں نازل فرمائے۔ مکرم سیٹھ علی محمد صاحب ایم۔ اے کی تبلیغی رپورٹ کے مطابق عرصہ زیر رپورٹ میں انہوں نے ہندوستان اور بیرون ہند میں ۵۷۴/۸/- روپے کا لٹریچر مفت تقسیم کیا۔ سیٹھ یوسف احمد صاحب نے چار مسلم تعلیم یافتہ احباب کو تبلیغ کی اور بزوادہ BESWADA کے سفر میں ایک پادری صاحب چار غیر مسلم اور دو مسلم اصحاب کو تبلیغ کی۔ بعد نماز مغرب روزانہ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوتا ہے۔

چنت کنٹہ میں مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ ہیں۔ انہوں نے اس ماہ آتماکور اور رڈسلان کے دو دورے کئے۔ بارہ تاجروں اور چھ طلباء کو تبلیغ کی۔ مقامی جماعت میں ایک تبلیغی اور چار تربیتی لیکچر دیئے۔ اور جمعوں کے خطبات دیئے۔ اور اٹھائیس ٹریکٹ وغیرہ تقسیم کئے۔ اس کے علاوہ خدام، ناصرات وغیرہ مجالس کی تنظیم کی اور تربیتی اجلاسات منعقد کروائے۔

چنت کنٹہ میں مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب ایک نہایت مخلص نوجوان احمدی ہیں۔ جو سلسلہ کیلئے درد رکھتے اور اپنے اموال خرچ کرتے ہیں۔ مرکزی مساجد کیلئے ہر سال نئی دریاں نذر کرواتے ہیں۔ اور مرکزی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ (آئندہ) (نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رامآرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار قادیان سے شائع کیا۔

اخبار احمدیہ

کلکتہ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ (ناظر اعلیٰ) و مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (ناظر دعوۃ و تبلیغ) کی خیریت کی اطلاع آئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ سلسلہ کے جن امور کی سرانجام دہی کے لئے وہ تشریف لے گئے ہیں ان میں کامیاب ہوں اور بخیریت واپس آئیں۔

ربوہ ۔ ۲۰ ستمبر۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ یورپ بطور پرائیویٹ سیکرٹری تشریف لے گئے تھے واپس پہنچ گئے۔ احباب نے سٹیشن پر استقبال کیا۔ اور بخیریت واپسی پر مبارکباد دی۔

قادیان ۲۳ ستمبر۔ مسجد مبارک میں بعد عشاء مکرم محمد علی صاحب سابق نجومی (قائد انصار اللہ ننکانہ صاحب) نے احباب کو تفصیلاً بتایا کہ علم رمل و جفر وغیرہ جاننے والے کس طرح لوگوں کے ہاتھ کو دیکھ کر دھوکہ دیتے ہیں۔ اور غیب دانی کا ادعا کرتے ہیں۔ اور اس ضمن میں اپنے قبول احمدیت کے حالات سنا کر احباب کو محظوظ کیا۔ (باقی ص۵ کی پورٹ میں)

زائرین مندرجہ ذیل احباب قادیان تشریف لائے:- (۱) ۱۷ ستمبر۔ ربوہ سے فضل دین صاحب مع اہلیہ کے و میاں محمد صاحب اور ضلع گجرات سے ملک عبدالرشید صاحب (برادر ملک محمد بشیر صاحب) (۲) ۱۸ ستمبر لاہور سے اہلیہ محترمہ خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب مرحوم امیر صوبائی بنگال مع اپنے بیٹے چوہدری صلاح الدین ناصر خان صاحب کے۔ گنج مغلپورہ سے دین محمد صاحب (۳) ۱۹ ستمبر ننکانہ سے اللہ داد خان صاحب۔ ماسٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب (دونوں اقارب محمد سلیمان صاحب) چاند بیگ صاحب و محمد علی صاحب سابق نجومی مع اپنے لڑکے حنیظ احمد صاحب۔ ربوہ سے ناصر احمد صاحب (پسر میاں سراج الدین صاحب موذن) مع اہلیہ محترمہ۔ ضلع لائلپور سے عبدالحق صاحب (۴) ۲۲ ستمبر۔ ریاست بہاولپور سے چوہدری عطاء اللہ صاحب (از اقارب چوہدری عبدالقدیر صاحب) لاہور سے عبدالواسع خان صاحب۔ عبدالباسط خان صاحب محمد امجد خان صاحب۔ محمد انور خان صاحب۔ عبدالرب خان صاحب اور عبدالغفور خان صاحب کراک

مندرجہ ذیل احباب واپس تشریف لے گئے:-

(۱) ۱۶ ستمبر۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ (۲) (۳) ۱۸ ستمبر فضل کریم صاحب اکمل (۴) ۱۹ ستمبر۔ عبدالقدیر صاحب۔ علی محمد صاحب اور دین محمد صاحب (۵) ۲۰ ستمبر۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب مع پسرش چوہدری صلاح الدین ناصر خان صاحب۔ (۶) ۲۱ ستمبر مرزا محمد حیات صاحب اور فضل دین صاحب مع پسرش۔ اور میاں محمد صاحب (۷) ۲۲ ستمبر۔ ناصر احمد صاحب (۸) ۲۳ ستمبر چوہدری الٰہ بخش صاحب مع پسرش چوہدری عبدالرشید صاحب۔ عبدالباسط خان صاحب محمد احمد خان صاحب۔ عبدالواسع خان صاحب محمد انور خان صاحب عبدالرب خان صاحب اور عبدالغفور صاحب کراک (۹) ۲۵ ستمبر محمد علی صاحب نجومی۔

سپاسنامہ بقیہ ص۱

اور ہماری نسلوں کیلئے باعث صد برکات ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپکی صحت و عمر و ہر کام میں برکت دے تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت حصہ آپکے پاک وجود سے ممتد ہو۔ ہم باادب آپ سے ملتجی ہیں کہ آپ ہم سب کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ آپ کی کامل اطاعت کا موقعہ پاکر رضائے الٰہی حاصل کر سکیں اور آسمان احمدیت پر ہمیشہ کیلئے درخشاں ستارے بنکر چمکیں۔ حضور کی خدمت میں گذارش ہے کہ بھارت کی تمام لجنات کے بھی یہی جذبات ہیں اور وہ بھی اپنی دعاؤں کی محتاج ہیں۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ہم ہیں حضور کی ادنیٰ خادمات

ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان

نوٹ:- مندرجہ بالا سپاسنامہ ۹/۷/۵۵ کے اجلاس میں لجنہ اماء اللہ نے پاس کیا اور اسے قطعہ میں لگوا کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوایا گیا۔

حضرت اقدس کی صحت بقیہ صفحہ ۱

Beach Luxury Hotel میں آج سہ پہر کو ایک دعوت دی گئی جس میں کثیر التعداد احمدی شریک ہوئے۔ احباب کی درخواست پر حضور نے مہمانوں سے خطاب فرمایا۔ جو قریباً ایک گھنٹہ تک نہایت درجہ خاموشی اور توجہ کے ساتھ سنا گیا۔ اپنے سفر یورپ کے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے تمام مسلمان فرقوں سے پرزور اپیل کی کہ وہ مغربی ممالک میں غیر مسلموں کو تبلیغ کی تنظیم اور توسیع کے ذریعہ اسلام کی طرف کھینچنے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پہنچانے کی طرف توجہ دیں۔ چوہدری عبداللہ خان صاحب میجر شمیم احمد صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب چوہدری احمد جان صاحب اور دوسرے احباب نے اس دعوت کے انتظامات کو کامیاب بنانے میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا۔ دعوت خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ اور تمام مہمان گہرے طور پر متاثر ہوئے۔

نماز جنازہ ۔ مورخہ ۱۶/۹ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ دہلی نے حضرت اماں جی حرم سیدنا خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ۔ حضرت مولانا عبدالمغنی خان صاحب۔ جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب۔ محترم ماسٹر محمد حسن صاحب آسان رضی اللہ عنہ دہلوی کی نماز جنازہ ادا کی۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد و اقارب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہم کو انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ خاکسار بشیر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی۔

(۲) حضرت اماں جی کے انتقال کی خبر سے ساری جماعت یادگیر کو دکھ پہنچا۔ یہاں ربچ کی بہرودرگی۔ اور مسجد میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوحہ کے درجات بلند فرمائے۔ خاکسار رحمت اللہ سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ

صوبہ اُڑیسہ میں سیلاب کی ہولناکیاں

جیسا کہ گذشتہ اشاعت میں لکھا گیا ہے۔ نظارت امور عامہ کی طرف سے اُڑیسہ کی کئی ایک جماعتوں کی خیریت دریافت کرنے کے لئے تاریں دی گئی تھیں۔ وہاں سے ذیل کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں:-

۱۔ مکرم سید محمد احمد صاحب امیر صوبائی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ تار اور ڈاک کے راستے مسدود ہونے کے باعث بعض مقامات سے اطلاع نہیں آئی۔ صرف پدہ پدہ و سرلو نیا کا یقینی علم ہوا ہے کہ جماعتیں خیریت سے ہیں۔ اُڑیسہ کی تاریخ میں سو سال سے ایسا سیلاب نہیں آیا۔ سینکڑوں انسان۔ بے شمار مویشی۔ لاکھوں مکانات نذر آب ہوگئے۔ ہزاروں ایکڑ زمین ناقابل کاشت ہوگئی۔ بعض مقامات تک کئی دن تک کوئی مدد نہیں پہنچ سکی۔ مدد مہینوں جاری رہے گی۔

۲۔ مکرم قطب الدین صاحب کندڑا پاڑہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ:-

آپ کا تار ملا۔ شکریہ۔ کندرا پاڑہ کی جماعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر طرح عافیت سے ہے۔ بودہ کولاٹ میں ایک احمدی رہتے تھے۔ وہاں کی بستی میں سیلاب سے بہت سے مکانات گر گئے ہیں سدانند پور میں مولوی سید محسن صاحب کو مکان چھوڑ کر ایک ہندو صاحب کے ہاں پناہ لینی پڑی۔ اب اپنے مکان میں واپس آگئے ہیں۔

یہ ایک قہر الٰہی ہے۔ لوگوں کے پاس کھانے کو کچھ نہیں۔

۳۔ مکرم سید محمد عبدالستار صاحب ایم۔اے صدر جماعت کٹک تحریر فرماتے ہیں۔ مکرم مولوی خلیل الدین احمد صاحب فاضل لکھتے ہیں کہ خدا کے فضل سے بدن پدا و سری پار اور اردگرد کے تمام دیہات سیلاب کی تباہی سے محفوظ ہیں۔ اردگرد بہت تباہی ہوئی اور حکومت کی طرف سے ہوائی جہازوں سے چاولوں کی بوریاں گرائی گئیں۔ جو طلبہ و اساتذہ نے کشتیوں کے ذریعہ تقسیم کیں۔ ڈاکخانہ میں کارڈ لفافے وغیرہ کچھ نہیں ملتے۔ احباب ان تمام جماعتوں کی خیریت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کے دائمی مرکز

کو ہمیں نور خدا پاؤ گے

وہ ملا ہمیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

قادیان

میں جماعت احمدیہ کا چونسٹھواں (۶۴واں)

جلسہ سالانہ

۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے

تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں بالخصوص اور دیگر متلاشیان حق کی خدمت میں بالعموم یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان (مشرقی پنجاب) کا چونسٹھواں سالانہ اجتماع جس کی بنیاد ۱۸۹۱ء میں مجدد دوران مصلح زمان مسیح موعود و مہدی معہود سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے رکھی تھی مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو بمقام قادیان منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مذہبی علمی اور روحانی مضامین پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نقطۂ نگاہ سے ہندوستان و پاکستان کے مشہور علماء تقاریر فرمائیں گے۔

تمام احباب جماعتہائے ہندوستان سے خاص طور پر درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس جلسہ میں خود بھی شمولیت اختیار فرماویں اور دوسرے دوستوں کو اس میں شریک ہونے کی تحریک کرکے ساتھ لائیں۔ اور مقامات مقدسہ کی زیارت۔ روح پرور تقاریر اور اجتماعی دعاؤں سے اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔ اور روحانی پیاس کو بجھائیں۔ موجودہ گمراہی۔ ضلالت اور مادیت کے زمانہ میں زندہ خدا کے زندہ نشانات کو مشاہدہ کرنے اور ان کا تذکرہ سننے کا یہ زریں موقعہ ہے۔

بلا مذاہب کے امن پسند متلاشیان حق کو بھی اس موقعہ پر قادیان آنے اور جلسہ میں شریک ہونے کی بادب دعوت دی جاتی ہے

نوٹ ۱: قیام و طعام کا انتظام بذمہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگا۔ موسم کے لحاظ سے بستر اور لباس کا انتظام احباب خود کرکے آئیں۔

نوٹ ۲: جلسہ کا تفصیلی پروگرام عنقریب شائع کیا جائے گا۔

نوٹ ۳: اس موقعہ پر مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ اور ان کا علیحدہ جلسہ بھی ہوگا۔ اس کا پروگرام بھی مذکورہ پروگرام کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔

مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

خطبہ جمعہ

سورۂ اخلاص میں عقیدۂ تثلیث کی تردید اور قرآن کریم کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۲ر اگست ۱۹۵۵ء

تشہد سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

پہلے میں خطبہ دوں گا۔ پھر قعدہ استراحت کے بعد دوسرا خطبہ پڑھوں گا۔ اور ان کے اور نماز کے درمیان عزیزم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب میرے خطبہ کا انگریزی میں ترجمہ کریں گے۔ تاکہ وہ دوست جو اردو نہ جانتے ہوں اس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

میں نے پہلے حسب عادت سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی ہے۔ اور پھر سورۂ اخلاص پڑھی ہے۔ رات کو میں

بہت بیمار ہو گیا

اور باوجود ساتھ نیند لانے والی دوائیاں لینے کے مجھے نیند نہ آ سکی۔ لیکن بعد میں اصلاح معدہ کی دوائیں لیں۔ جن سے کچھ نیند آ گئی۔ اور میں اس قابل ہوا کہ خطبہ دے سکوں۔ میں چونکہ ایک خطرناک اور لمبی بیماری سے نکلا ہوں۔ اس لئے تھوڑا سا صدمہ بھی زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ اور چلتا ہوں تو کچھ بوجھ سا معلوم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ میں نے دیکھا کہ مسجد تک آ سکتا ہوں۔ اس لئے نماز کے لئے آ گیا ہوں۔

سورۂ احد (اخلاص) بھی ان تین سورتوں میں سے ہے۔ جن کے بارے میں میں بیان کر چکا ہوں۔ کہ وہ سورہ فاتحہ کے مضمون کو ہی دوہراتی ہیں۔ جس طرح

سورۂ فاتحہ سارے قرآن کا خلاصہ ہے

اسی طرح ان تین سورتوں میں بھی قرآن کریم کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ مضمون بہت لمبا ہے۔ میں ایک ایک بات بیان نہیں کر سکتا۔ ورنہ اگر اس مضمون کو مفصل طور پر لکھا جائے۔ تو چھ سات سو صفحات میں آئے گا۔ میں بیماری کی وجہ سے معذور ہوں۔ اس لئے چاہتا ہوں کہ جو باتیں رہ گئی ہیں وہ اشارۃً اختصار کے ساتھ بیان کر دوں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے قرآن کریم کی بعض سورتوں کی فضیلتیں بیان فرمائی ہیں۔ آیت الکرسی کے متعلق فرمایا۔ کہ وہ قرآن کریم کا کوہان ہے۔ بعض سورتوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ قرآن کریم کا چوتھا حصہ ہیں

سورۂ احد

(اخلاص) کے متعلق فرمایا کہ یہ قرآن کریم کا تیسرا حصہ ہے علماء نے اس بارے میں بہت بحث کی ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنی چھوٹی چھوٹی سورتیں ایسے وسیع مضمون پر مشتمل ہوں۔ ہر ایک نے اس بارے میں مختلف وجوہات بیان کی ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اسلام کے ساتھ سب سے زیادہ ٹکر اور سب سے لمبی ٹکر عیسائیت سے لینی تھی۔ اس لئے قرآن کریم میں عیسائیت کے غلط عقائد کی تشریح کی گئی ہے۔ عیسائیت تین خداؤں کی قائل ہے ایک خدا باپ۔ دوسرا۔ خدا بیٹا اور تیسرا خدا روح القدس۔ قرآن کریم بھرا ہوا ہے۔ خدا باپ کی تعریف سے۔ خدا باپ کے رب ہونے کی تائید سے اور خدا باپ کے ایک ہونے کی تائید سے۔ قرآن کریم بھرا ہوا ہے خدا بیٹے کی تردید سے اور خدا روح القدس کی تردید سے۔ قرآن کریم نے خدا باپ کی خدائی کو قائم کیا ہے۔ اور خدا بیٹے اور خدا روح القدس کی تردید کی ہے۔ اس لئے یہ صاف بات ہے کہ چونکہ خدا باپ کی تائید قرآن کریم کا تیسرا حصہ ہے اس لئے سورۂ اخلاص بھی

قرآن کریم کا تیسرا حصہ

ہوگی۔ یہ سوال نہیں کہ سارے قرآن کی آتی آیتیں ہیں اور سورۂ اخلاص کی آتی ہیں۔ پس جو سورۃ خدا باپ کی وحدانیت کو قائم کرتی ہے۔ اور خدا بیٹے اور خدا روح القدس کی تردید کرتی ہے وہ قرآن کا ثلث ہوگی۔

قل ھو اللہ احد میں ھو وہ کے معنوں میں نہیں ہے۔ کیونکہ وہ کے معنے تب ہوتے ہیں جب ھُو سے پہلے کسی ایسی چیز کا ذکر ہو جس کا وہ قائمقام ہو۔ یہاں یہ ضمیر شان ہے۔ اور اس کے معنے ہیں حق یہ ہے۔ سچ یہ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ احد ہے وہ تین الفاظ عربی میں ایک کے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ایک احد ہے ایک واحد ہے اور ایک منفرد۔ یہاں احد کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ لغت کی رو سے اس کا اصل احدیت ہے اور اس کے معنے ہیں اپنی ذات میں ایک ہونا۔ انگریزی میں اس کو "oneness" اور واحد کے معنے ہوں گے "one" اور اللہ تعالیٰ کے احد ہونے کے معنے ہیں۔ وہ ہستی جو اپنی ذات میں اکیلا اور غیر منقسم ہو۔ واحد کے بعد ثانی ہوتا ہے۔ اس طرح ایک کے بعد دو تین۔ چار ہم کہہ سکتے ہیں۔ احد کے بعد دو۔ تین نہیں کہہ سکتے بلکہ یہ دو تین کو بالکل نظروں سے اڑا کر پھر بولا جاتا ہے۔ اس کا اردو میں آسان ترجمہ اکیلا ہے۔ اکیلا دو تین نہیں کہتے۔ بلکہ ایک دو تین کہتے ہیں۔ واحد کے معنے ایک کے ہیں۔ مگر جب احد کہا جائے۔ تو دو کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ واحد میں ذہن دوسرے کی طرف جا سکتا ہے۔ لیکن احد میں ذہن دوسرے کی طرف جا ہی نہیں سکتا۔ پس

اصل معنے ہوں گے

اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اکیلا اور غیر منقسم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات ہیں۔ اور یہ تمام صفات اس کی ذات کا حصہ ہیں۔ اور ان میں سے کوئی بھی الگ وجود نہیں رکھتی۔ لیکن عیسائی کہتے ہیں خدا بولتا ہے اور خدا بولا اور اس سے مسیح پیدا ہوا۔ جیسے بائبل میں آیا ہے ابتداء میں کلام تھا۔ اور کلام سے ہی آگے سب کچھ بنا۔ گویا وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کلام اور اس کی ذات دونوں الگ الگ وجود رکھتی ہیں۔

ولم یکن لہ کفواً احد میں احد کے معنے قرینے کی وجہ سے "کوئی" کے ہیں۔ اور مذکورہ قرینے کی وجہ سے اکیلے کے معنے نہیں کئے جا سکتے۔ پس اس صورت میں اس آیت کے معنے ہوں گے کہ اس کا کوئی بھی ہم صفت نہیں۔ نہ یہ کہ اس کا اکیلا ہم صفت نہیں۔ اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اپنی ذات میں۔ اور اس کی صفات اس سے الگ کوئی وجود نہیں رکھتیں۔ احد کوئی اس کا کفو نہیں

اب دیکھو قل ھو اللہ احد

سورۂ فاتحہ کی تفسیر

ہی ہے۔ کیونکہ سورۂ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الحمد للہ رب العالمین تعریف کی مستحق وہی ذات ہے۔ جو سب جہانوں کا رب ہو۔ پس جو ساری کائنات کا رب ہوگا، وہ نہ کسی کا بیٹا ہوگا۔ اور نہ باپ بلکہ وہ لم یلد ولم یولد ہوگا۔ کیونکہ اولاد کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہوئی ایک مرد کی اور ایک عورت کی جو اس کی تسکین کا موجب ہو اور اس کی نسل اس کی صفت کو ظاہر کرے۔ اللہ تعالیٰ ان سب باتوں سے پاک ہے۔ یہ سب امور رب العالمین کی تشریح ہیں۔ اللہ الصمد بھی رب العالمین کی تشریح ہے۔ لم یلد ولم یولد بھی رب العالمین کی تشریح ہے غرض اسلام نے بتایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی صفات کو اس کی ذات سے الگ نہیں کر سکتے اور یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ایک اللہ ہے ایک خالق ہے۔ ایک رازق ہے اور ایک مالک ہے۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک اس کی ذات کا حصہ ہے۔ اور الگ کوئی بھی وجود نہیں رکھتی۔

الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین میں بھی ربوبیت رحمانیت۔ رحیمیت اور مالکیت میں سے کسی کا بھی کوئی الگ وجود نہیں۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کی اندرونی صفات کی مظاہر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے میل جول سے مرکب نہیں۔ بلکہ اپنی ذات میں منفرد ہے۔

ایک دفعہ خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ بیمار تھے۔ ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے آنکھ کھولی اور فرمایا کہ ابھی مجھے لا الٰہ الا اللہ کے معنے سمجھائے گئے ہیں۔ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی منفرد ہے۔ باقی سب چیزیں مرکب ہیں۔ مادہ اور روح کے منفرد ہونے کی بحث سب لغو ہے۔ مادہ اور روح ہرگز منفرد نہیں یہ دونوں مرکب ہیں۔ اور ان پر خدا تعالیٰ ہرگز قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا کوئی الگ وجود نہیں۔ اور احد اور منفرد صرف اللہ تعالیٰ کی ہی صفات ہیں۔ مثلاً دیکھو خالقیت انسان میں بھی پائی جاتی ہے۔ لیکن جیسا کہ ڈاکٹر کہتے ہیں اس کی یہ صفات گوشت روٹی اور دیگر کھانے پینے کی چیزوں سے پیدا ہوتی ہے۔ پھر عورت مرد سے ملتی ہے۔ اسی طرح یہ تمام چیزیں مرکب ہو کر بچے کی پیدائش کا موجب بنتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی ہستی کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں جو منفرد بھی ہو اور پھر بھی اس کی صفات ظاہر ہوں۔

اللہ تعالیٰ احد اور منفرد ہے

اور لم یلد ولم یولد ہے وہ مرکب نہیں اور نہ ہی کسی کا محتاج ہے۔ کیونکہ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ بیٹا۔ منفرد پر فنا نہیں آتی۔ فنا ہمیشہ مرکب پر ہی آتی ہے۔ کیونکہ فنا کے معنے ہیں مرکب کے اجزاء کا الگ الگ ہو جانا۔ اور منفرد کے اجزاء نہیں ہوتے اس لئے ان کے کسی وقت الگ الگ ہونے کا بھی امکان نہیں پیدا ہوتا۔ نیچر کا قانون دیکھو انسان کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس نے مرنا ہے۔ پہاڑ کے بچے پیدا نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ ایک ہی حالت میں کھڑا رہتا ہے۔ انسان مرتا ہے اسلئے اس کا قائمقام پیدا ہوتا ہے۔ پس جو چیز فنا ہوتی ہے وہی مرکب ہوتی ہے۔ خدا منفرد ہے اس لئے اس پر فنا نہیں آتی۔ تو سورت فی الواقعہ قرآن کریم کا تیسرا حصہ ہے۔ کیونکہ اس میں ان عقائد کی تردید ہے۔ جو قرآن کے مضامین کا تیسرا حصہ ہیں۔ اور یہ عقائد عیسائیوں کے ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ابتداء میں کلام تھا اور کلام سے سب دنیا پیدا ہوئی۔ گویا یہ صفت ابتداء ہی میں الگ وجود رکھتی تھی۔ اسی طرح اس سے فلسفہ کی بھی تردید ہو جاتی ہے۔ فلسفیوں نے بھی

(باقی صفحہ ۶ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی زیر نگرانی

لنڈن میں مبلغین اسلام کی تاریخی کانفرنس

کانفرنس میں پیشکردہ برٹش ویسٹ انڈیز مشن کی رپورٹ

ٹرینیڈاڈ مغربی جزائر میں سے ایک جزیرہ ہے جس کا رقبہ ۱۹۷۸ مربع میل ہے۔ اور اس کی آبادی ۶ لاکھ ۷۵ ہزار ہے۔ جس میں سے پچاس ہزار کے قریب مسلمان اور قریباً ایک لاکھ کے قریب ہندو اور باقی افریقن اور کچھ انگریز لوگ بھی آباد ہیں۔ مسلمانوں اور ہندوؤں کے علاوہ مذہب عیسائیت ہے۔ اس جزیرہ کے اور بہت سارے جزائر ہیں۔ جو اس کے اردگرد واقع ہیں۔ اور یہ سب اس حلقہ میں شامل ہیں۔

اس علاقہ میں ۱۹۵۰ء میں مشن کھولا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے تین ماہ کے اندر اندر ۲۰ کے قریب اصحاب احمدیت میں داخل ہوئے۔ پہلے ہفتہ میں گورنر سے ملاقات کا انتظام کیا گیا۔ اس موقعہ پر گورنر کو احمدیت کا لٹریچر ہدیہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ جس کو انہوں نے خوشی سے قبول کیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کو احمدیت کی غرض و غایت بتانے کا موقع مل گیا۔

تبلیغ کے کام کو مندرجہ ذیل ذرائع سے وسیع کیا گیا۔

لیکچر۔ انفرادی دورے۔ تحریر

لیکچر۔ سب سے پہلے سان فرنانڈو جو کہ Port of Spain سے تقریباً ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ پبلک لیکچر کا انتظام کیا گیا۔ جس میں خدا تعالےٰ کے فضل سے قریباً آٹھ صد کے قریب افراد کو پیغام احمدیت پہونچانے کا موقعہ ملا۔ اسی طرح ہر ایک کونہ سے لے کر دوسرے کونہ تک ٹرینیڈاڈ میں پبلک لیکچر دیئے گئے جس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ نے ایک خاص جماعت عطا فرما دی۔ جس کی تعداد اب ۲۰۰ کے قریب ہے۔

ابتدائی حالات میں ایک بہت بڑی مشکل پیدا ہوئی جس پر خدا تعالےٰ نے غائبانہ طور پر اس قدر مدد فرمائی۔ کہ دشمن کی تدابیر کو خاک میں ملا دیا۔ مسلمانوں کا ایک گروہ جو اپنے آپ کو غیر مقلد کہتا ہے۔ ہماری جماعت کے اس قدر خلاف ہو گئے۔ کہ یہاں تک کہ انہوں نے کہا کہ ہم جماعت احمدیہ کو یہاں سے مٹا دیں گے۔ اور اس کو واپس جانا پڑے گا۔ اسی طرح دوسرا گروہ بھی کہتا تھا۔ کہ یہ مبلغ کہتا ہے۔ کہ میں یہاں دس سال رہوں گا۔ اس کو یہاں پر دس روز بھی نہیں ٹھہرنا ہوگا۔ بلکہ اس کو واپس جانا ہوگا۔ اس قدر مشکلات پیدا کی گئیں جن کے سمجھنے میں کافی کوشش کرنی پڑی۔ بعض مسلمانوں میں ہمارے خلاف بہت زہر اگلا گیا تھا۔ وہاں پر گھر گھر جا کر ان خیالات کی تردید کی گئی۔ اور کتب کے حوالے ان کو سنائے گئے۔ اور احمدیت کی پوزیشن کو اچھی طرح واضح کیا گیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہمارے مخالفوں نے دو ہتھیار استعمال کئے۔ ایک تقریر دوسری تحریر۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ان دونوں کا مقابلہ ان کے اپنے ہتھیاروں سے کیا گیا۔ جس سے پبلک کے خیالات کو بدلا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کے اپنے لوگوں نے ان مخالفوں کا منہ بند کر دیا گیا۔ تقریروں کا مقابلہ تقریر سے۔ اور تحریر کا مقابلہ تحریر سے کیا گیا۔ وہاں پر چونکہ ہندوستانی ہیں۔ اس لئے وہاں پر بھی ان مسائل پر زیادہ زور دیا جاتا تھا۔ جن پر ہندوستانیوں کے دیگر مسائل پر زور دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں چند ایک دوستوں نے اس قدر زہر اگلا۔ اور ہر طریقہ سے ہماری جماعت کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک رسالہ احمدیت لکھا۔ جس میں ان سب اعتراضات کا جواب دیا گیا۔ اور احمدیت کی اصل تعلیم کو لوگوں کے سامنے رکھا۔ جس کی وجہ سے خدا تعالےٰ نے اس قدر مدد کی۔ کہ تمام مسلمانوں اور غیر مسلموں میں ہماری جماعت کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔ اس عرصہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک مخالف پارٹی کے بہت سے ممبران کو ہماری طرف خاص دلچسپی پیدا ہوئی۔ اور ایک صاحب جو کہ آٹھ سال سے ان کے پریذیڈنٹ چلے آتے ہیں احمدیت میں شامل ہو گئے جس کی وجہ سے ان کی کمر ٹوٹ گئی۔ اور یہ دوست اس قدر جوشیلے اور اسلام اور احمدیت کی محبت رکھنے والے ہیں۔ کہ ان کے دوستوں نے اور ان کے رشتہ داروں نے ان سے قطع تعلق کر لیا۔ لیکن وہ ہر جگہ اس بات کا دلیری سے اظہار کرتے تھے۔ کہ میں نے صداقت کو قبول کیا ہے۔ مجھے دنیا کا کوئی لالچ اس صداقت سے نہیں پھرا سکتا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ اب ہماری جماعت کے پریذیڈنٹ ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سے دوست اس گروپ سے ہماری جماعت میں شامل ہو گئے۔ جب وہ اس طرح سے کامیاب نہ ہوئے تو انہوں نے ہمارے اور عیسائیوں کے درمیان فساد ڈالنا شروع کیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس کا ایسا انتظام کیا گیا۔ کہ ان کو اپنا سا منہ لیکر رہنا پڑا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اب سارے ٹرینیڈاڈ میں احمدیت کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ علمی طبقہ نے اس بات کا اقرار کر لیا ہے۔ کہ اگر کوئی جماعت اسلام کی خدمت کر رہی ہے تو صرف اور صرف احمدیہ جماعت ہے۔ اگر کوئی حقیقی رنگ میں مخلوق کی خدمت کرنے والی ہے۔ تو یہی جماعت ہے۔ ہمارے دشمن اب اپنے ارادوں میں ناکام ہو کر خاموش ہیں۔

انفرادی۔ بہت سے دوستوں سے ذاتی طور پر تعلقات پیدا کئے گئے۔ ان کے گھروں پر جا کر ان کو احمدیت کے متعلق بعض اوقات رات کے بعد بارہ بارہ بجے تک احمدیت کی تعلیم پیش کی جاتی رہی۔ اور جو اعتراضات ہماری طرف منسوب کئے جاتے تھے۔ ان کو دور کیا جاتا تھا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ طریق نہایت ہی مفید ثابت ہوا۔

پھر دوستوں کو گھر بلایا جاتا ہے۔ اس طرح پر ان کے خیالات کو صاف کیا جاتا ہے۔ اب تک جو طریق زیادہ مفید ثابت ہوا ہے۔ وہ صرف یہی ہے کہ دوستوں کے انفرادی طور پر ان کے مکانوں پر جا کر ان سے گفتگو کی جائے۔ اور ان کو موقعہ دیا جائے۔ کہ وہ خود ان مسائل کو سوچیں اور سوال کریں۔ اور خود اس کی تسلی کریں اس طرح ان کو آزادی ہوتی ہے کہ بغیر کسی خارجی اثر کے سوالات دریافت کر سکتے ہیں۔

تحریر۔ احمدیت کا پیغام اس جزیرہ کے کونہ کونہ میں پہونچانے کے لئے ایک بلیٹین "احمدیت" کے نام سے ہر ماہ شائع کیا جاتا ہے جس میں احمدیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف مشنوں سے رسالہ جات کے ذریعہ تبلیغ میں اور بھی مدد ملتی رہتی ہے۔

دورے۔ ڈچ گی آنا کے مسلمانوں کی طرف سے ایک دعوت ملی۔ سو وہاں پر جانے کا انتظام ۱۹۵۲ء میں کیا گیا۔ جو کہ قریباً ایک ہزار میل کے فاصلہ پر ٹرینیڈاڈ سے جنوب مغرب کی طرف واقع ہے۔ وہاں پر تقاریر کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس قدر اثر ہوا کہ انہوں نے کہا کہ آپ ہمیں سال میں دو ماہ دیا کریں خدا تعالےٰ کے فضل سے وہاں سے ایک طالبعلم ربوہ بھجوانے کا انتظام کیا گیا۔ جو کہ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے ان لوگوں کو احمدیت کا پتہ نہ تھا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کو اس دورے سے بخوبی معلوم ہوا کہ اسلام کی حقیقی خدمت کرنے والی صرف یہ احمدیہ جماعت ہے۔

Grenada یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ جس کا رقبہ ۱۲۰ مربع میل ہے۔ جس کی آبادی پچاس ہزار ہے۔ جہاں پر سب کے سب عیسائی ہیں۔ اور اس کے باشندے صرف اور صرف افریقن ہیں۔ کوئی ہندوستانی وہاں پر نہیں رہتا۔ وہاں پر ایک امریکن احمدی کی تحریک سے جو کہ وہاں پر چھٹی گزارنے گیا تھا پہنچا۔ وہاں پر خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت قائم کی گئی۔ اس جماعت کی تعداد ۱۴ افراد پر مشتمل تھی۔ اور یہ ایک بہت بڑی کامیابی تھی۔ کہ جس کی مثال اس جزیرہ کی گذشتہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ اور اس کامیابی نے دوسرے مسلمانوں کے دلوں میں اہمیت اور بھی پیدا کر دی۔ جہاں پر اب ہمارے مسٹر بشیر احمد آرچرڈ دورے کے لئے کبھی کبھی تشریف لے جایا کرتے ہیں۔

مرکز۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اب وقت آ چکا ہے کہ مرکز قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔ جس کے لئے کوشش کی گئی۔ ایک دوست نے دس ایکڑ زمین کا قطعہ جو معمولی کرایہ پر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ جہاں پر اب جماعت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہاں پر مشن ہاؤس سکول۔ اور بورڈنگ ہاؤس اور مسجد تعمیر کی جائے۔ جس کے لئے سب سکیم تیار ہو چکی ہے۔ اسی طرح ڈچ گی آنا میں احمدیت کے فروغ کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ وہاں بھی سکول کھولنے کی تجویز کی جائے۔ چنانچہ اب اس کے لئے انتظام کیا جا رہا ہے۔ عنقریب جلدی ہی کام پورا کیا جائے گا۔

طلباء۔ احمدیت کو فروغ دینے کے لئے یہ ضروری تھا کہ ہم لوکل طلباء کو ربوہ تعلیم کے لئے بھجوائیں۔ تا کہ حقیقی اسلام عملی لحاظ سے سیکھ کر واپس اپنے اپنے ملکوں میں جا کر احمدیت کا پیغام پہنچا سکیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک طالب علم تیار کیا گیا جس کا نام یعقوب ہے کو بھجوایا گیا جس کو بھجوانے کے اخراجات لوکل جماعت نے برداشت کئے۔ اس فعل سے احمدیت کو اس قدر عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو ہماری بات نہ سنتے تھے۔ اب اس قدر عزت کرتے ہیں کہ مختلف موقعوں پر اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ کہ واقعی یہی جماعت اسلام کی خدمت کرنے والی ہے۔ سلسلہ تبلیغ کے پروگرام کو وسیع کرنے کیلئے یہ ضروری ہے۔ کہ مبلغ ارسال کئے جائیں۔ اور مبلغین کی تعداد کو زیادہ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ہم چند اور طلباء کو ربوہ بھجوانے کی کوشش کریں۔ تا کہ ہمارے اپنے لوکل مبلغ تیار ہو سکیں۔ اور ان جزائر میں جہاں پر ہزاروں سالوں سے اسلام کا نام نہ لیا جاتا تھا۔ اسلام کو بلند کیا جائے۔ اور حقیقی دین اسلام کو قائم کیا جائے۔

۱۹۵۲ء میں مسٹر بشیر احمد آرچرڈ جو کہ انگریز مسلم ہو کر اپنے آپ کو دین کے کیلئے وقف کر چکے تھے۔ اس علاقہ میں مبلغ مقرر ہوئے چنانچہ انہوں نے گریناڈا کے مختلف شہروں اور جزائر میں تبلیغ کا سلسلہ تحریر و تقریر سے شروع کیا۔ اب خدا کے فضل سے وہاں پر بھی لوگ اسلام سے کچھ واقف ہو رہے ہیں ان جزائر میں سلسلہ تبلیغ کو وسیع کرنے کیلئے لٹریچر کی بہت ضرورت تھی جس کیلئے اب انتظام کیا جا رہا ہے۔ امید ہے وقت دور نہ ہو گا جبکہ اسلام کا نام ان تمام جگہوں پر بلند ہو گا۔ اور وہ نعمت جو کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہم لوگوں کو ملی ہے جس کا انہوں نے فائدہ نہ اٹھایا۔ اور غیر اٹھا رہے ہیں ان جزائر میں سے فائدہ اٹھانیوالے پیدا ہو [illegible] جلد ہو جائیں گے

تبلیغی رپورٹ بقیہ صلا

ہذا کی تحریک پر کئی سو روپیہ فراہم کر کے ایک کتاب طبع کروا رہے ہیں جو بڑی تفصیل ذکر آگلی رپورٹ میں آئیگا انشاءاللہ دوست دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے مال و کام میں برکت دے اور اپنی نعمتوں سے نوازے۔ آمین۔

یادگیر میں گو ہمارا کوئی باقاعدہ مبلغ نہیں مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وقادیان کے فارغ التحصیل ہیں اور ہائی کورٹ یادگیر میں وکیل ہیں مخلص فعّال احمدی ہیں۔ ان کی مصروفیات از قسم طباعت لٹریچر۔ ترتیب تاریخ سلسلہ کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ وہ اپنے گھر کے کام کاج کس طرح کرتے ہیں۔ ہر ماہ نئے سے نیا اور مفید لٹریچر طبع کرا کر مرکز میں اور جماعتوں میں بھجواتے ہیں۔ یادگیر کی احمدیہ لائبریری میں سلسلہ کی دو ہزار کتب موجود ہیں۔ یہ لائبریری عرصہ گیارہ سال سے عوام کے مطالعہ کے لئے قائم ہے۔ اس پر ابتک تیرہ ہزار سے زائد روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور ماہانہ آٹھ سو آدمی اس میں مطالعہ کرتے ہیں۔ اس طرح گیارہ سال میں دس لاکھ سے زیادہ اشخاص نے اس لائبریری سے استفادہ کیا ہے۔ لائبریری کے تمام اخراجات حضرت شیخ حسن صاحب کے ورثاء برداشت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کے لئے خود جزا ہو آمین

نیما پور میں مولوی سراج الحق صاحب مبلغ نے ایک تاجر اور ایک طالب علم کو زیر تبلیغ رکھا۔ تین آدمیوں کو لٹریچر دیا۔ ایک خطبہ جمعہ دیا۔ حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ مولوی صاحب نے اس ماہ صرف دو دن کام کیا اور اس کے بعد بعض ضروری کاموں کے لئے اب تک رخصت پر ہیں۔

۴ - صوبہ بمبئی

بمبئی میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل دارالتبلیغ کے انچارج ہیں ان کے ماتحت صوبہ بمبئی میں دو مبلغین کام کر رہے ہیں۔ مولوی مبارک علی صاحب ہبلی میں اور مولوی فیض احمدؐ صاحب نندگڑھ ضلع بلگام میں۔ مولوی امینی صاحب نے اس ماہ بیس معززین سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی اور سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ ان معززین میں بعض گجراتی معزز اخبار کے ایڈیٹر اور بعض ملازمین ہیں۔ ان کے علاوہ بعض زیر تبلیغ افراد کو ڈاک کے ذریعہ لٹریچر بھجوایا۔ دارالتبلیغ کے اندر کشتی نوح اور تعلیم العقائد والاعمال کا درس ہوتا رہا خطباتِ جمعہ میں اکثر حضور ایدہ اللہ کے خطبات پڑھ کر سنائے گئے اور حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ بمبئی میں مولوی صاحب کی کوشش سے احمدی احباب کے علم میں اضافہ اور ملکہ تقریر پیدا کرنے کے لئے The Ahmadia Literary & Cultural Society کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ جس کے دو اجلاس منعقد ہوئے اور Where did Jesus die کے موضوع پر نیز بائیبل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔

ہبلی میں مولوی مبارک علی صاحب فاضل فی التفسیر وہاں کے دارالتبلیغ کے انچارج ہیں۔ انہوں نے ایک سو بارہ افراد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ دو بار دھارواڑ کا تبلیغی دورہ کیا۔ دو تاجروں کو اور نیز دیگر افراد سے ملاقات کر کے تبلیغ کی گئی ان میں بعض وکلاء بھی تھے۔ چار طلباء کو زیر تبلیغ رکھا۔ ایک اردو مضمون کا کنڑی زبان میں ترجمہ کروا کر ایک کثیر الاشاعت کنڑی اخبار میں شائع کروایا۔ یہ مضمون ان عدالتی فیصلوں سے متعلق تھا جو حال ہی میں جماعت احمدیہ کے خلاف پاکستان کی بعض عدالتوں نے دیئے ہیں۔ قرآن کریم۔ سراج منیر اور نشانِ آسمانی کا درس مولوی فیض احمد صاحب نے دیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی فیض احمدؐ صاحب صرف و نحو وغیرہ پڑھنے کے لئے مولوی صاحب کے پاس مقیم رہے۔

نندگڑھ میں مولوی فیض احمد صاحب مبلغ ہیں جولائی کا قریبًا پورا مہینہ وہ عربی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مولوی مبارک علی صاحب کے پاس ہبلی میں مقیم رہے۔ اور خود تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ وہاں درس دیتے رہے۔

۵ - صوبہ یو۔پی

صوبہ یو۔پی کی تبلیغ کے انچارج مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلی میں مقیم ہیں جو دارالتبلیغ دہلی کے انچارج ہیں۔ انہوں نے اس ماہ ۱۱۴ عدد ٹریکٹ اور رسالے تقسیم کئے۔ اور جے پور۔ سانبھر۔ صالح نگر۔ اور آگرہ کا دورہ ۲۸۴ میل سفر کر کے کیا۔ دہلی میں افغان امباسی کے سیکرٹری صاحب سے ملاقات کر کے لٹریچر دیا۔ دہلی اور جے پور میں بعض تاجروں سے ملاقات کر کے لٹریچر پیش کیا۔ اور کانپور کے تین تاجروں کو ڈاک میں لٹریچر بھجوایا۔ جے پور میں ایک ہائی سکول کے طلباء اور ہیڈ ماسٹر صاحب سے ایک تقریب میں احمدیت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اس موقعہ پر وہاں کے ایک ڈپٹی منسٹر صاحب بھی موجود تھے۔ دو مضمون "اسلامی عیدیں" اخبار نوجوان مدراس کے لئے اور "قومی ترقی کے لئے اخلاق حسنہ کی اہمیت" بدر قادیان کے لئے لکھے۔ سانبھر اور صالح نگر میں تربیتی تقاریر کیں اور راجستھان ریڈیو سے براڈکاسٹ کرنے کے لئے ایک مضمون "فلسفۂ عید" لکھا۔

عید کے موقعہ پر اعلےٰ طبقہ کے مسلم اور غیر مسلم احباب کو جو اچھے اثر و رسوخ کے مالک ہیں دعوت طعام دی اس موقعہ پر برٹش گی آنا کے مسٹر رحیم بخش صاحب احمدی بھی موجود تھے۔ مسٹر رحیم بخش صاحب نے صداقتِ اسلام سے متعلق کافی معلومات احباب کو بہم پہنچائیں۔

مسکرا (یو۔پی) میں مولوی منظور احمد صاحب فاضل فی التفسیر کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس ماہ دو درجن ٹریکٹ تقسیم کئے اور بعض مستقل زیر تبلیغ افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کے لئے دیں افسرانِ علاقہ سے ملاقاتیں کر کے پیغامِ حق پہنچایا۔ اور لٹریچر دیا گیا۔ تاجران اور پیشہ ور اصحاب

یں تبلیغ کی گئی۔ لدھیانہ کے ایک پروفیسر۔ راٹھ کے طلباء کالج اور پروفیسر صاحبان کو لٹریچر تقسیم کیا۔ راٹھ میں خواتین کی تنظیم کی۔ بدظنی۔ تمسخر۔ تکبر وغیرہ قبیح عادات ترک کرنے پر اپنے خطبات میں زور دیا۔ مرکزی تحریکات کی کامیابی کے لئے کوشش کی گئی

شاہجہانپور (یو۔پی) میں مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر نے ۴۲ ٹریکٹ اور رسالے تقسیم کئے میراں پور کٹرہ۔ سکندر پور۔ ہترولا۔ بھولا۔ تمہر وغیرہ گاؤں کا دورہ کیا۔ اور دوسرا دورہ اودھ سے پور کٹیا کا کیا۔ کل ۱۲۴ میل کا سفر طے کیا۔ چار افراد کو مستقل زیر تبلیغ رکھا اور چند باران سے ملاقاتیں کیں۔ اودھ سے پور کٹیا میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا جس میں جماعت کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ والی شاہجہانپور اور بعض دوسرے معززین سے ملاقات کر کے سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا۔ مرکزی تحریکات میں حصہ لینے کے لئے احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

انبیٹھہ (یو۔پی) میں مولوی غلام نبی صاحب نے بیالیس آدمیوں کو تبلیغ کی۔ ۱۲ عدد ٹریکٹ تقسیم کئے جماعت کی تربیت کی اور بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا جاتا رہا۔ ایک قریبی گاؤں کے ایر فورس کے آفیسر کو تبلیغ کر کے لٹریچر دیا۔

کشن گڑھ (راجستھان) نے مدن گنج میں ست سنگ کے جلسے میں "موجودہ زمانہ کا اوتار" کے موضوع پر تقریر کی۔ ہندوؤں اور سکھوں میں ہندی اور گورمکھی کے ٹریکٹ تقسیم کئے۔ بعض تاجروں اور حکومت کے افسران سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی مستقل زیر تبلیغ مسلم و غیر مسلم احباب سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک شخص نے بیعت کی

۶۔ موضع ڈھونڈھ کلاں (ضلع فیروزپور جھرکہ علاقہ میو) میں مولوی محمد ایوب صاحب مقیم ہیں۔ بلکہ مسافر ہیں اور خانہ بدوش۔ کیونکہ رہائشی مکان کی دقت بدستور رہی۔ اور دو دن ایک مکان میں اور تیسرے دن کسی اور مکان میں۔ اپنی علمی کتابوں اور دوائیوں کے تھیلے اٹھائے پھرتے ہیں جب کوئی غیر احمدی شریف آدمی انہیں رہائش کے لئے کمرہ دیتا ہے اس کی برادری اُسے مجبور کر دیتی ہے کہ مولوی صاحب کو اپنے مکان سے نکال دے۔ دوست ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انکے لئے کسی مستقر کا انتظام فرما دے۔

۷۔ مالیر کوٹلہ (پیپسو) میں مولوی امیر احمدؐ صاحب کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس ماہ چار درجن سے زائد ٹریکٹ تقسیم کئے اور بعض معززین کو سلسلہ کی کتب پڑھنے کے لئے عاریۃً دیں اور تبلیغ کی۔ جن میں نواب صاحب مالیر کوٹلہ کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی شامل ہیں اسی طرح حکومت کے بعض دیگر افسران سے ملاقاتیں کر کے بھی تبلیغ کی۔ اور لٹریچر دیا۔

۸۔ ریاست جموں و کشمیر

سرینگر میں مولوی حکیم محمد سعید صاحب مبلغ دارالتبلیغ سرینگر کے انچارج ہیں اور وہی ریاست جموں و کشمیر کی تبلیغ کے بھی انچارج ہیں۔ اس سے قبل مولوی عبدالواحدؐ صاحب فاضل آسنوری ریاست کی تبلیغ کے انچارج تھے مگر ان کی علالت اور پیرانہ سالی کی وجہ سے اب یہ کام حکیم صاحب کے سپرد کیا گیا ہے۔ حکیم صاحب نے اس ماہ ۲۰۶ کاپیاں لٹریچر تقسیم کیا اور شہر کے مختلف حصوں میں چار دورے کئے۔ حکومت کے سات افسران اور سات تاجروں سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی۔ اور بعض طلباء سے بھی ملاقات کی اور بعض معززین سے خصوصی ملاقات کر کے پیغام حق پہنچایا۔ مقامی جماعت میں خطبے دیئے اور مرکزی تحریکات کی کامیابی کے لئے کوشش کی۔

جموں میں بابو محمد یوسف صاحب سیکرٹری تبلیغ نے مولوی عبدالرحمٰن صاحب بی۔اے سے مسئلہ نبوت پر بات چیت کی اور محمد شریف صاحب ٹیلر سے خاتم النبیین کے مفہوم کے متعلق گفتگو اور گوجرانوالہ کمیٹی جموں کے صدر صاحب سے مختلف موضوعات پر گفتگو کی۔ بابو صاحب موصوف تبلیغی امور میں کافی شغف رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی مساعی کو بار آور کرے۔

پونچھ (دمستانات) میں مولوی محمد رمضان صاحب کام کر رہے ہیں انہوں نے بعض معززین علاقہ سے ملاقاتیں کر کے پیغامِ حق پہنچایا اور سلسلہ کی کتب مطالعہ کیلئے دیں۔ ایک سرکاری افسر اور بعض تاجروں کو تبلیغ کی۔

سندہ براڑی میں مولوی عبداللطیف صاحب مقیم ہیں انہوں نے اپنے علاقہ کے چھ دیہات کا دورہ کیا اور معززین سے ملاقاتیں کر کے لٹریچر تقسیم کیا کشمیر اسمبلی کے ایک ممبر کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا۔ اندورہ کی جماعت کی تربیت کی۔ ایک دوسرا دورہ مضافات کے چار دیہات کا کیا۔ مقامی جماعت کی تعلیم و تربیت کا کام کیا۔ اور مرکزی تحریکات کی اہمیت دوستوں پر واضح کی۔ اس علاقہ کے لوگوں نے شروع شروع میں احمدیت کی شدید مخالفت کی۔ مگر اب حالات بہتر ہو رہے ہیں دوست دعائیں جاری رکھیں۔

کنہ پورہ میں مولوی شیخ حمید اللہ صاحب نے مقامی جماعت کی تنظیم اور تربیت میں اچھی کامیابی حاصل کی ہے۔ بچوں کی تعلیم کا بھی معقول انتظام کیا ہے اس ماہ انہوں نے زیادہ مقامی جماعت کی طرف توجہ مبذول رکھی اور الحمدللہ کہ انہیں کامیابی ہوئی۔ درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور خطبات کے ذریعہ احباب کو صحیح رنگ میں احمدی بنانے کی کوشش کی۔ کرگہام۔ شورت۔ بڈگام وغیرہ کا دورہ کیا بعض سرکاری افسران سے ملاقات کر کے لٹریچر پیش کیا۔ انکے ذریعہ ستّا افراد نے بیعت کی۔ نظام الاحمدیہ کے ذریعہ غرباء کیلئے چاول فراہم کر کے انکی امداد کی۔

۹۔ صوبہ بہار۔ رانچی میں مولوی سمیع اللہ صاحب مقیم ہیں۔ موسے بنی مائینز اور جمشید پور بھی انہی کے حلقہ میں ہیں۔ انہوں نے موسے بنی اور رانچی میں بعض افسران سے ملاقات کر کے تبلیغ کی اور بعض تاجروں سے بھی ملاقاتیں کیں۔ گھاٹ شیلہ کے سی۔ آئی۔ ڈی انسپکٹر صاحب نے انہیں گھاٹ شیلہ بلوا کر جماعت اسلامی کے متعلق حالات معلوم کئے۔ سید نصیرالدین صاحب انہی میں اور بعض اوقات پٹنہ میں تقسیم لٹریچر کا کام کرتے ہیں۔ وہ متوسط طبقہ سے ملاقاتیں کر کے زبانی اور بذریعہ لٹریچر تبلیغ کرتے ہیں۔

۱۰۔ چمبہ (ہماچل پردیش) میں تین ماہ قبل ہمارا نیا تبلیغی مرکز قائم ہوا ہے۔ مولوی عبدالحق صاحب بزرگ… تک قادیان میں تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں جسمانی اعمال سرکاری اور غیر سرکاری افسران سے ملاقات کر کے اپنے مرکز سے… کراتے ہیں… احمدی ہو… غیر احمدی

بقیہ اخبار احمدیہ

ایمان ۔ و ۔ عمل

اور ہمارے فرائض

از مکرم سید حمید الدین احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت انجمن احمدیہ جمشید پور

یہ آب و گِل کی دُنیا پردہ ظلمات میں مستور تھی۔ خداوند عالم نے چاہا کہ ان ظلمات کو انوار سے بدل دے اور دنیا کے اشرف المخلوقات کی پیدائش کی غرض کو اُجاگر کرے۔ چنانچہ اس نے انسانِ کامل و سرتاجِ انبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ کو وہ لوحِ ہدایت ملی کہ جو ایک طرف تو انسان کو اس کے خالق وہ تک سے ملاتی ہے تو دوسری طرف اسی مادی دُنیا میں انسان اور انسان کے تعلقات کو مضبوط کرتی ہے۔ انسان اصل میں دو اُنس سے مرکب ہے ایک اُنس تو اُسکو اُسکے خدا سے ہے جو اُسے فطری طور پر عطا کی گئی ہے۔ اور دوسرا اُنس اس کو خود اپنے ہم جنس انسان سے ہے۔ غرض یہ کہ مذہب اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے ان دو محبتوں کے تقاضوں کو باحسن پورا کرنے کا موقعہ عطا کیا۔ جب تک اس لوحِ ہدایت پر مسلمان پورا پورا قدم مارتے رہے وہ دین و دنیا میں بامراد و سرفراز رہے۔ مگر جو نہی انہوں نے اس سے منہ موڑا کامیابی و سرفرازی اُن سے کوسوں دور ہوگئی اور وہ قعرِ مذلت میں اوندھے منہ گر پڑے۔ آج جو مسلمانوں کی حالت ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ گو مسلمان اس کا بزبان مقالی اقرار کریں یا نہ کریں مگر بزبانِ حال وہ اپنی ناکامی و نامرادی کا بر ملا تصدیق ثبت کر رہے ہیں۔ اسلامی حکومتیں اب بھی قائم ہیں مگر اُن میں نہ وہ اسلامی روح کام کر رہی ہے اور نہ وہ اسلامی تنظیم جس سے قیصر و کسریٰ تھرا اُٹھے تھے۔ صاف ظاہر ہے کہ اس تمام پراگندگی اور کمزوری کی کل ذمہ داری اُن پر ہی عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ اب مسلمان صرف مسلمان کہلانے کو ہیں ورنہ اُن کے عادات و اطوار خصائل و شمائل تمام کے تمام غیر اسلامی ہیں۔ جب حالت یہ ہو تو وہ خداوند قدوس کس طرح اپنی سنت کو بدل کر اُن کی تائید و نصرت کرے کیونکہ وہ خود فرماتا ہے کہ ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسھم۔

گرچونکہ شریعتِ اسلامی پائندہ و تابندہ رہنے والی تھی اور قیامت تک اس کا دور دورہ مقدر تھا اور قرآن شریف جیسی کامل شریعت کی حفاظت کا ذمہ خود خدا نے ہی اُٹھا رکھا تھا۔ اس واسطے اس نے از سر نو اپنی ابدی ہدایت کو جاری و ساری کرنے کے لئے اور اُمتِ محمدیہ کو پھر صحیح معنوں میں مسلمان بنانے کے لئے اس آخری زمانے میں اپنی عین سنت کے مطابق حضرت امام مہدی و مسیح موعود کو بھیجا۔ وہ خدا کا مرسل اپنی تمام بیّنات و شواہد کے ساتھ آیا اور خاتم النبیین رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت و فرمانبرداری سے مقام نبوت پر فائز ہو کر گم گشتگانِ ہدایت کو صراطِ مستقیم دکھا گیا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جنہیں اُسے قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور کیا ہی بدنصیب ہیں وہ افراد جنہوں نے اُسے ٹھکرا دیا۔ سچ ہے ؎

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے

سنگ ریزوں میں ملتی ہے نہر خوشگوار

جماعت سے خطاب

مجھے چند فقرات اُن مبارک ہستیوں کے گوش گذار کرنا ہے۔ جنہیں خدا کے فضل نے نوازا اور وہ حبل اللہ کو پکڑنے میں کامیاب ہو گئے۔ مگر صرف حبل اللہ کو پکڑ لینے سے ہی انجام بخیر نہیں ہو جاتا ہے۔ جب تک کہ ہم پوری مضبوطی اور مستعدی کے ساتھ اُن کے ارشاداتِ عالیہ پر قدم نہ ماریں اور اپنے میں وہ ایمان کا شعلہ پیدا نہ کریں جو عمل کے میدان کے ہر خس و خاشاک کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے اور ہم سے وہ عمل کرواتا ہے کہ جسے دیکھ کر دُنیا والے ہمیں پاگل قرار دیتے ہیں کیونکہ یہ جنون ہی ہے جو کہ عشق کی سرشاری میں وہ کام کروا لیتا ہے کہ عقل والے دنگ رہ جاتے ہیں ؎

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق

عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی (اقبال)

پھر تو آگ ہمارے لئے گلزار بن جائے گی۔ اور ہماری فرزانگی و دیوانگی کشاں کشاں ہم کو اپنے منزلِ مقصود تک پہونچا کر ہی دم لے گی جب تک ہم میں وہ جنونی کیفیت پیدا نہ ہوگی جو کہ قرونِ اُولیٰ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں تھی۔ اس وقت تک کامیابی کا سہرا ہمارے سر نہیں بندھ سکتا ہے۔ عقل کو ہمیں دین کے معاملہ میں پیچھے رکھنا ہی پڑے گا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود فرماتے ہیں ؎

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز۔ تم

یہ تو خود اندھی ہے گر نیرِ الہام نہ ہو

ہمیں خود اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیئے کہ آخر ہم نے احمدیت کو قبول ہی کیوں کیا؟ کیا وجہ ہے کہ دنیا اور رشتہ داروں کو لات مار کر ہم نے آغوشِ احمدیت میں پناہ لینے میں ہی تسکینِ قلب محسوس کی؟ احمدیت نے ہمکو کیا دیا؟ اگر ہم احمدی کہلا کر بھی احمدیت کی حقیقت پر قائم نہ رہے تو پھر ہم نے دُنیا کیوں چھوڑی؟ کیوں دُنیا اور دنیا کی عیش و عشرت میں منہمک نہ ہو رہے؟ اس طرح تو ہم گھاٹے میں رہتے ہیں۔ کیونکہ ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم

نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

جہاں تک میں نے غور کیا ہے ہماری کمزوری اور ہماری خامیوں کی اصل ذمہ داری ہمارے نفسِ سرکش پر ہی عائد ہوتی ہے۔ یہ نفس بڑا ہی موذی اور ظالم ہے۔ کبھی تو بیوی بچوں کے حقوق کو سامنے لا کر ہمیں دین سے پرے پھینک دیتا ہے۔ کبھی مال کی بے جا محبت ہمارے دل میں جاگزیں کر دیتا ہے۔ اور کبھی دنیوی کاموں کو ایسے پیرایہ میں پیش کرتا ہے کہ ہم اُس کے سامنے مغلوب ہو جاتے ہیں۔ اور دُنیا کو دین پر مقدم کر لیتے ہیں۔ مجھے سعدی علیہ الرحمت کا یہ قول بڑا ہی پسند آیا ہے۔ کہ دشمن کی دشمنی اور نفس کی دشمنی میں بڑا فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر انسان دشمن کی خاطر تواضع کرے۔ تو وہ پشیمان ہو جاتا ہے اور پھر دوست بن جاتا ہے۔ مگر نفس کی دشمنی ایسی ہے کہ اگر اُس کی مزید خاطر کی جائے تو وہ اور نڈر ہو جاتا ہے اور اپنی دشمنی میں ترقی کر جاتا ہے۔ اس لئے اگر نفس کو دوست بنانا ہو۔ تو اُس کی ہر خواہش کے خلاف ہمیں کام کرنا پڑے گا۔ تب کہیں یہ سرکش مطیع ہوگا۔ تعلق باللہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم تعلق بالنفس کو توڑ دیں اور جہاں یہ موذی ہمارے خدا کے مدِ مقابل ہو اُس کو کچل کر رکھ دیں۔ اصلاحِ نفس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اس نہ ٹلنے والی بات کو جسے موت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ہمیشہ مدِ نظر رکھیں صحبتِ صالحین اختیار کریں۔ روزانہ تلاوتِ قرآن کریم کریں۔ شرائطِ بیعت پر غور کریں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد ہم نے کیا ہے۔ اس پر عمل پیرا ہوں۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ ہم اپنی حقیقت کو پہچانیں کہ ہم کیا ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ قول کہ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بہت ہی حکمت اور دانائی پر مبنی ہے۔ پہلے ہم اپنی معرفت پیدا کریں۔ اسکے بعد خدا کی معرفت نصیب ہوگی۔ موٹی سی بات ہے کہ جب ہم اپنے آپ کو کسی کا باپ قرار دیتے ہیں تو کیا صرف باپ کہلانے سے ہی ہماری ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے یا کہ ہم اس بیٹے کے لئے اپنی محبت بھرے جذبات کا اظہار بھی اپنے عمل سے کرتے ہیں تب ہم صحیح معنوں میں اس کے باپ کہے جا سکتے ہیں اسی طرح احمدی کہلا کر بھی اگر ہم میں تعلق باللہ پیدا نہ ہو سکے تو ہم صحیح معنوں میں احمدی نہیں ہیں۔ اگر ہمارے اعمال و کردار سے خدا کی محبت کا جذبہ نہ ٹپکے تو پھر کیا فائدہ ہے ہمارے احمدی ہونے کا؟ ہم جس دروازہ میں داخل ہونے کے لئے بلائے گئے ہیں۔ اس میں ایک فربہ نفس انسان داخل ہو نہیں سکتا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ لازم ہے کہ ہم اپنے نفس کو یہاں تک دُبلا کریں کہ وہ اس دروازہ میں داخل ہونے کے قابل ہو سکے۔ ہمارا یہ خیال کہ آخر کب تک ہم قربانی کے بکرے بنے رہیں گے محض ایک خیالِ خام ہے۔ ہمارا عمر محدود ہے اور اس محدود عمر میں ہی ہمیں مسلسل کوشش کرتے چلے جانا ہے۔ یہاں تک کہ دُنیا کا معتدبہ حصہ احمدیت کی آغوش میں پناہ لے لے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ؎

سعیٔ پیہم اور کُنجِ عافیت کا جوڑ کیا

مجھکو منزل سے ہے نفرت تجھکو منزل کی تلاش

ہماری منزل تو بہت دور ہے اور منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لئے مسلسل جدوجہد اور قربانی کی ضرورت ہے نہ کہ کنجِ عافیت کی۔ ہم تو آرام کا سانس اس وقت لیں گے جبکہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا جھنڈا چہار دانگِ عالم میں لہرانے لگے اور پھر سے خدا کے بچھڑے ہوئے بندے اس کے آستانہ پر جبینِ نیاز کو خم کر دیں۔ وہ وقت ہوگا ہاں وہی وقت ہوگا جبکہ ہم حقیقی طور پر اپنے رب کے حضور سرخرو ہو سکیں گے اور اپنے منزلِ مقصود پر پہونچ جائیں گے۔ احمدیت کی تاریخ میں یہ نازک دور ہمیں جھنجھوڑ رہا ہے کہ ہم خوابِ غفلت سے بیدار ہوں اور شمعِ ایمان کو ہاتھ میں لے کر اس پردہ ظلمات کو پاک کر دیں۔ جماعت کے نظام کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ حضرت فضلِ عمر مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی ہر آواز پر لبیک کہیں۔ تحریک جدید کے مطالبات پر عمل پیرا ہوں۔ خدا نخواستہ میدان سے الگ ہو کر اعمال کے میدان میں کود پڑیں کیونکہ نرا ایمان کسی کام کا نہیں ہے جبکہ عمل سے وہ خالی ہو۔

ایمان جس کے ساتھ نہ ہو قوتِ عمل

کشتی ہے جس کے ساتھ کوئی بادبان نہیں (مصلح موعود)

دعا ہے کہ مولا کریم ہمیں سچے معنوں میں احمدی بنائے اور اپنی رضا کے راہوں پر چلائے آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

خطبہ بقیہ صفحہ نمبر ۳

خدا کی ذات و صفات کی ندامت

کے بارے میں بہت بحث کی ہے۔ اسی طرح مسلمانوں میں وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود کا جو مسئلہ ہے اسکی بھی اس سے تردید ہو جاتی ہے۔

قل ھو اللّٰہ احد نے ان سب کی تردید کر دی ہے اور بتا دیا کہ تمہاری ساری باتیں غلط ہیں اور ما خدا اور صمد تمہارے ان خیالات کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اسلئے فی الواقعہ یہ سورت ثلث القرآن ہے کیونکہ اس نے عیسائیت کو جس سے اسلام نے سب سے زیادہ اور سب سے لمبی ٹکر لینی ہے اور جو اس وقت دنیا میں غالب مذہب سمجھا جاتا ہے تردید کر دی ہے بلکہ اگر اس سورۃ کو ان معنوں کے لحاظ سے جو میں نے کئے ہیں۔

سارے قرآن کا خلاصہ

کہا جائے تب بھی درست ہے۔ کیونکہ حق کو قائم کرنا اور باطل کو مٹانا ہی ...

نتیجہ امتحان کتاب ”اچھی مائیں“

جماعت کے افراد کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم اور مسائل سے آگاہ رکھنے اور مطالعہ کا شوق پیدا کرنے براز دیاد علم کی غرض سے نظارت تعلیم و تربیت کے زیر انتظام حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز یا دیگر بزرگان سلسلہ کی کتب کا امتحان لیا جاتا ہے۔ اس مرتبہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ایم۔اے کی کتاب ”اچھی مائیں“ کا امتحان لیا گیا۔ جس میں کل یکصد اٹھ افراد نے شرکت کی اور ستانوے افراد نے کامیابی حاصل کی۔ نتیجہ تقریباً نوے فی صدی رہا۔

اس سال امتحان ہو۔ مکرم محمد بشیر احمد نائگنڈ جماعت احمدیہ دیودرگ ۸۵ نمبر لے کر اول رہے۔ اور مکرم حافظ صالح محمد صاحب M.S.C ۸۱ نمبر حاصل کر کے دوئم رہے۔ اور سید مذکر الدین صاحب آف جماعت احمدیہ سونگھڑہ۔ اڑیسہ ۷۷ نمبر لے کر سوئم آئے۔ اور مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ جماعت احمدیہ بنگلور ۷۵ نمبر حاصل کر کے خواتین میں سے اول رہیں۔ اور محترمہ عائشہ سلطانہ بیگم صاحبہ M-A-B-T جماعت احمدیہ سکندر آباد۔ مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت قادیان، مکرمہ امۃ المنان صاحبہ آف قادیان نے برابر برابر یعنی ۷۴ نمبر لے کر خواتین میں سے دوئم پوزیشن حاصل کی۔ الحمد للہ

نظارت ہذا اول، دوئم اور سوئم پوزیشن حاصل کرنے والوں نیز دیگر کامیابی حاصل کرنے والے مرد اور خواتین کو مبارکباد کہتی ہے۔ اور وہ جو اس مرتبہ مکمل تیاری نہ کر سکنے کے سبب کامیاب نہ ہو سکے۔ ان سے توقع رکھتی ہے کہ وہ آئندہ امتحان کے لئے (جس کی تاریخ اور کتاب کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا) بر وقت تیاری کریں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ تمام افراد جماعت کو سلسلہ کی تعلیم سے واقفیت حاصل کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ کامیاب ہونیوالوں کی فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا بھجوائی جا رہی ہے۔ —— نوٹ:۔ کامیاب ہونے والوں کی سندات جلد ان کی خدمت میں بھجوا دی جائینگی

والسلام ناظر تعلیم و تربیت قادیان

نتیجہ امتحان ”اچھی مائیں“

نمبر شمار	نام امتحان دہندہ	مقام	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن
۱	محمد بشیر احمد صاحب نائگنڈ	دیودرگ	۸۵	(اوّل)
۲	محمد عبد الغنی صاحب	"	۶۸	
۳	رضیہ بیگم احمدی	"	۲۳	
۴	حافظ صالح محمد صاحب M.S.C	سکندر آباد	۸۱	(دوئم)
۵	بشیر احمد صاحب قائد خدام	"	۵۷	
۶	عائشہ سلطانہ بیگم صاحبہ M-A-B-T	"	۷۴	(دوئم در مستورات)
۷	یوسف الدین صاحب	"	۴۵	
۸	سید جعفر صاحب	"	۶۶	
۹	سید جہانگیر علی صاحب	"	۵۳	
۱۰	مسیح الدین صاحب	"	۴۷	
۱۱	یٰسین شریف صاحبہ	"	۳۵	
۱۲	بشیر احمد صاحب منگلوری	"	۳۴	
۱۳	راشید محمد صاحب	"	۴۱	
۱۴	نورن بی بی صاحبہ	اڑیسہ	۵۰	
۱۵	شاہدہ خاتون صاحبہ	"	۳۴	
۱۶	حافظہ خاتون صاحبہ	"	۴۲	
۱۷	سید مذکر الدین صاحب	"	۷۷	(سوئم)
۱۸	سید ریاض الدین صاحب	"	۵۳	
۱۹	سعیدہ بیگم صاحبہ	بنگلور	۷۵	(اول در مستورات)
۲۰	اختر بیگم صاحبہ	"	۵۷	
۲۱	رشیدہ بیگم صاحبہ	"	۶۹	
۲۲	عزیز بیگم صاحبہ	"	۴۶	
۲۳	مبارک بیگم صاحبہ	"	۳۶	
۲۴	اختر جان صاحبہ	"	۴۹	
۲۵	خاتلہ بیگم صاحبہ	"	۴۷	
۲۶	دادا بھائی میرجی	ہبلی	۴۸	
۲۷	عبد السلیم صاحب حکیم	"	۳۸	
۲۸	سید حسن صاحب	"	۳۳	
۲۹	حکیم عبد الرحمٰن صاحب	"	۳۳	
۳۰	ہر منرت صاحب منڈا سگھر	"	۳۳	
۳۱	یوسف حسین احمد صاحب	حیدر آباد	۳۳	
۳۲	محمود غوری صاحب	"	۴۲	
۳۳	منیر احمد صاحب	"	۴۹	
۳۴	سیٹھ رشید احمد صاحب	"	۵۰	
۳۵	عبد الرشید صاحب	"	۶۰	
۳۶	محمد ادریس صاحب	"	۶۳	
۳۷	خلیل جی صاحب	"	۶۵	
۳۸	میر احمد عارف صاحب	"	۶۲	
۳۹	احمد عبد الحمید صاحب	"	۶۲	
۴۰	میر احمد اشرف صاحب	"	۳۶	
۴۱	عبد الحمید صاحب انصاری	"	۶۱	
۴۲	محمد بشارت احمد صاحب	"	۴۸	
۴۳	سید محمد ظفر اللہ صاحب	"	۳۹	(باقی آئندہ)

تبصرہ

تامل زبان والوں کو خوشخبری

جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر شاہد مبلغ سیلون کی مساعی سے کولمبو سے چار ورقی ماہنامہ بنام ”The message“ (پیغام) جاری ہوا ہے۔ کتابت و طباعت بہترین اور قیمت صرف ۱/۲ ۱ روپیہ سالانہ۔

اس میں سے چار صفحات انگریزی کے ہیں۔ اور چار صفحات تامل زبان میں ہیں۔ انگریزی میں ایک مضمون جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج بین الاقوامی عدالت (ہیگ) کا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ مذہب انسان کا اپنے خالق سے اور بنی نوع انسان سے بہترین تعلقات قائم کرتا ہے۔ اور اب مذہب کا نتیجہ کیوں الٹ نکل رہا ہے۔ اس میں کس کا قصور ہے۔ اور اس میں یہ بھی بتایا ہے کہ اسکے خالق کے مابین بہترین تعلقات صرف الہام الٰہی سے۔ اللہ تعالےٰ اور اس کی صفات کا علم حاصل ہونے پر پیدا ہو سکتے ہیں جیسے آنکھ اور سورج کی روشنی دونوں کی ضرورت دیکھنے کے لئے اسیطرح عقل بھی بغیر الہام کی روشنی کے اندھی ہے۔

آپ نے اس مضمون میں بتایا ہے کہ کیوں ایک مکمل عالمگیر ہدایت کی ہمیں ضرورت ہے۔ اور ہدایت کی خاطر کیوں اس الٰہی ہدایت کا تحریف و تبدل سے مبرا ہونا ضروری ہے۔

”ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات“

پہلے شمارہ سے ہی ظاہر ہے کہ رسالہ انشاء اللہ تعالےٰ بہت مفید ثابت ہوگا۔ علاقہ دکن۔ مدراس و مالابار کے احباب کو اور بالخصوص تامل زبان والوں کو توجہ کر کے خریداری قبول کرنی چاہیئے۔ اور غیر احمدیوں کے نام بھی جاری کرایا جا سکتا ہے۔ اس کا چندہ دفتر محاسب قادیان میں بھجوایا جا سکتا ہے۔

اعلان

”پاکستان کی ایک غیر سیاسی ایسوسی ایشن کی لائبریری کے لئے اخبار بدر کی ضرورت ہے۔ مخیر اور مخلص احباب سے گذارش ہے۔ کہ وہ کم از کم ایک سال کے لئے اس ایسوسی ایشن کے لئے اخبار جاری کرنے کے واسطے مبلغ چھ روپے (سالانہ چندہ) نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمادیں“۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ولادت

(۱) مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر قادیان کے ہاں مورخہ ۵۵/۹/۱۹ کو اللہ تعالےٰ نے بچی عطا فرمائی ہے۔ (۲) مکرم سید حمید الدین احمد صاحب جمشید پور کے ہاں اللہ تعالےٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔

احباب دونوں نومولود بچوں کی درازیٔ عمر اور صالح و خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواستہائے دعا

ہندوستان و ممالک غیر کی خبریں!

لاہور۔ ۲۲ ستمبر۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد جی تندرست ہوکر اکتوبر کو اپنے عہدہ سے مستعفیٰ دے دینے کے بعد گورنر جنرل کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہورہے ہیں۔ انغلب ہے کہ وہ مستقل طور پر مدینہ منورہ میں قیام کریں گے۔

لکھنؤ۔ ۲۲ ستمبر اس ہفتہ یہاں ایک چھ ہفتہ کا بچہ صرف ستر روپیہ میں فروخت کردیا گیا۔ پریم لتا جس کا شوہر حال ہی میں انتہائی غربت میں فوت ہوگیا تھا۔ اس نے اپنی بیماری میں اپنے بچہ کو فروخت کردیا تاکہ خود زندہ رہ سکے۔ وہ لکھنؤ کے ہسپتال کی آؤٹ پیشنٹ وہیر دنی مریضہ ہے۔

بچہ کی فروختگی کا یہ سودا اس نے ایک چپراسی کی معرفت کیا۔ اس سودے کا علم اس وقت ہوا جب چپراسی "گاہک" کے نام تار بھجوانے کے لئے ایک کمپاؤنڈر کے پاس گیا۔ اس کمپاؤنڈر نے پولیس کو خبر کردی۔

بچہ کا "گاہک" جو ایک عورت تھی الہ آباد سے یہاں پہنچی اور اس نے بچہ کو پسند کرلیا۔ لیکن وہ اس کی قیمت دو سو روپیہ سے جو اس کی ماں نے طلب کی تھی ستر روپے تک گھٹانے میں کامیاب ہوگئی۔ بعد کو پولیس نے خریدنے والی عورت اور بچہ کو ڈھونڈ نکالا اور انہیں بیوہ کے پاس لے گئی۔ لیکن اس نے اس سودے پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

لکھنؤ۔ ۲۲ ستمبر یو۔پی کے وزیر مال مسٹر چرن سنگھ نے ریاستی کونسل میں بتایا کہ سولہ اضلاع میں سیلاب کی وجہ سے ۶۶ اشخاص ڈوب کر مرگئے۔ اور دو ہزار ۹۸ مویشی بھی سیلاب کی نذر ہوگئے۔

مسٹر چرن سنگھ نے مسٹر پرتاپ چند آزاد کے سوال کے جواب میں بتایا کہ تین لاکھ اڑسٹھ ہزار دو سو ستائیس مکانات سیلاب کی وجہ سے گرگئے یا ان کو نقصان پہونچا۔

انہوں نے کہا کہ ۳۴ گاؤں کے بادن لاکھ پینتالیس ہزار آٹھ سو بائیس مکان پانی میں ڈوب گئے۔ اور سیلاب زدہ علاقوں میں اٹھتر لاکھ سنتالیس ہزار پانچ سو تین اشخاص سیلاب کی زد میں آئے۔

ویلنگٹن۔ ۲۲ ستمبر۔ اگر مسٹر نہرو نے آسٹریلیا کا دورہ کرنے سے متعلق حکومت آسٹریلیا کا دعوت نامہ منظور کرلیا۔ تو انہیں نیوزی لینڈ آنے کی دعوت بھی دی جائے گی۔

تیونس۔ ۲۲ ستمبر۔ تیونس کے بے نے ریاست میں نئے معاہدے کے انتظام کا سرکاری طور پر اعلان کردیا۔ جو تیونس میں جنگ عظیم سے کچھ پہلے نافذ کیا گیا تھا یہ اعلان تیونس میں داخلی خود مختاری اور نئی حکومت کی تشکیل کے پیش نظر کیا گیا ہے۔

احمد آباد۔ ۲۲ ستمبر ہنوز یہاں ایک بھٹیارہ کو جو ایک مسلمان عورت امینہ کا ساتھی بتایا جاتا ہے۔ کل گرفتار کرلیا گیا۔ امینہ اپنے آپ کو نبیہ بتاتی ہے۔ پولیس خود امینہ اور اس کے دوسرے ساتھیوں کی تلاش میں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ امینہ ایک فقیرنی تھی اس نے بعض لوگوں کے ایما پر جو اسے آلہ کار بنانا چاہتے تھے۔ دعویٰ کیا کہ اسے بہت سی "روحانی طاقتیں" حاصل ہیں۔ اس عورت کے متعلق بڑی دلچسپ کہانیاں مشہور ہیں جو لوگ اس سے ملنے جاتے تھے ان کی وہ بہتر ین کھانے سے تواضع کرتی تھی اور انہیں قیمتی تحائف دیتی تھی۔

امینہ کی روحانی طاقتوں کی کہانیاں دور دراز علاقوں میں پھیل گئیں جس کے نتیجہ میں اس عورت کے ساتھیوں نے عام لوگوں کو خوب بے وقوف بنایا۔ گذشتہ ماہ امینہ نے بہت سی قیمتی اشیاء اپنے "عقیدتمندوں" میں تقسیم کیں جس پر پولیس کو شبہ ہوا۔ اور اس نے تحقیقات کی جس پر معلوم ہوا کہ یہ سب فریب ہے اور امینہ کی پشت پر دھوکہ بازوں کا ایک گروہ موجود ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں نتھو میاں بھٹیارہ کو جو امینہ کا قریبی ساتھی ہے گرفتار کرلیا گیا۔

بتایا گیا ہے کہ امینہ نے اپنے ایک عقیدتمند سے ۱۵۴ روپیہ اس وعدہ پر لیا تھا کہ وہ پاکستان جائیگی اور وہاں سے اس کے بھائی کو واپس لے آئیگی۔ اور بھی بہت سے بےگناہ امینہ اور اسکے ساتھیوں کا شکار ہوئے ہیں۔

نئی دہلی۔ ۲۱ ستمبر۔ لنکا میں رہنے والے جن ہندوستانیوں کی میعاد پرمٹ ختم ہوچکی ہے انہیں پانچ پانچ ہزار کے جتھوں میں ہر تین ماہ کے بعد واپس لایا جائیگا۔ اس وقت ایسے لوگوں کی تعداد ۲۵ ہزار کے قریب ہے۔

پٹنہ۔ ۲۱ ستمبر۔ بہار کی متعدد ندیوں میں پھر سیلاب آگیا ہے۔ چنانچہ بھاگ متی زانی اور سکرہتی ندیوں میں پانی بڑھنے سے متعدد گاؤں زیر آب ہوگئے ہیں۔ سکرہتا ندی کا پانی موتی ہاری شہر میں گھس گیا ہے موتی ہاری کا بیار سب ڈویژنوں سے سلسلہ مواصلات و رسل و رسائل منقطع ہوگیا ہے۔ کئی سو گاؤں طغیانی کے پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔

لکھنؤ۔ ۲۲ ستمبر۔ یو۔پی ودھان پریشد نے کل امتناع گاؤکشی بل منظور کرلیا۔ ودھان سبھا اس بل کو پہلے ہی منظور کرچکی ہے۔

نئی دہلی۔ ۲۴ ستمبر۔ نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد روس کے راشٹرپتی مسٹر وارشلوف کی دعوت پر اگلے سال روس جارہے ہیں۔ راشٹرپتی کی اس یاترا سے بھارت اور روس کے تعلقات کو اور بھی تقویت حاصل ہوجائے گی۔ کہا جاتا ہے کہ راشٹرپتی کو یہ دعوت نامہ روس کے راشٹرپتی نے پردھان منتری پنڈت نہرو کی وساطت سے بھیجا ہے۔

نئی دہلی۔ ۲۴ ستمبر۔ پتہ چلا ہے کہ نشہ بندی تحقیقاتی کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ سارے ملک میں تین سال کے اندر مکمل نشہ بندی لاگو ہوجانی چاہیئے۔

ٹوکیو۔ ۲۴ ستمبر۔ روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف نے اتحادی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے قیام امن کے متعلق بھارت کی کوششوں کی پُرزور تعریف کی اور کہا کہ بھارت ایشیا کا دوسرا بڑا ملک ہے۔ اس نے قیام امن اور بین الاقوامی تعاون میں نہایت اہم حصہ لیا ہے۔

گورداسپور۔ ۲۴ ستمبر۔ شری ایل۔سی دشیشٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائیٹیز پنجاب نے کہا کہ آئندہ سال گورداسپور میں ایک شوگر مل کھولنے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔

میکسیکو۔ ۲۴ ستمبر۔ مبصرین کا بیان ہے کہ گذشتہ سوموار ٹمپیکو بندرگاہ پر جو طوفان آیا تھا اس سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد آٹھ ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ ٹمپیکو کے دوبارہ اچھا شہر بننے میں کئی سال لگ جائیں گے۔

واشنگٹن۔ ۲۵ ستمبر۔ امریکہ کے ایٹمی شکتی کے کمیشن نے اعلان کیا ہے۔ کہ روس نے پچھلے کچھ دنوں کے دوران میں ایک اور ایٹمی بم کا تجربہ کیا ہے۔

لاہور ہمارے نامہ نگار سے) ۲۵ ستمبر دہلی سے ۱۲ طالبات کا ایک وفد نے جو اس وقت مغربی پاکستان کے دورہ پر ہے۔ آج لاہور میں مقامی تعلیمی اداروں اور تاریخی عمارتوں کو دیکھا۔ وفد واپس بھارت روانہ ہونے سے پہلے ہڑپہ ہمدرد اور ٹیکسلا جیسے تاریخی اہمیت کے مقامات بھی دیکھے گا۔ وفد میں تین پروفیسر بھی شامل ہیں۔

واشنگٹن۔ ۲۵ ستمبر۔ امریکی صدر جنرل آئزن ہاور کو دل کا دورہ پڑا۔ مگر ان کی حالت تسلی بخش ہے دورہ کے ساتھ ہی انتڑیوں کا خون بھی جم گیا۔

مبلغ انڈونیشیا دہلی میں

مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا مورخہ ۲۲/۹/۵۵ بوقت ۳½ بجے بعد دوپہر بذریعہ ہوائی جہاز پالم ہوائی اڈہ دہلی پر نازل ہوئے۔ خاکسار جماعت کے دیگر احباب کے ہمراہ استقبال کے لئے ہوائی اڈہ پر موجود تھا۔ پہلی اطلاع کے مطابق میاں صاحب موصوف کا ارادہ دہلی اور قادیان میں چند روز قیام کرنے کا تھا۔ لیکن عند الملاقات یہ رنجدہ خبر معلوم ہوئی کہ راستہ میں قیام کرنے کی اجازت نہیں ملی۔ اس لئے ہوائی اڈہ پر قریباً ایک گھنٹہ قیام کرنیکے بعد آپ کراچی کے لئے روانہ ہوگئے۔ فقط خاکسار بشیر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر اکتوبر ۱۹۵۵ء میں ختم ہے

اخبار کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے جو ہر حال پیشگی آنا چاہیئے۔ جن دوستوں کا چندہ بروقت وصول نہیں ہوتا ان کا اخبار بند کردیا جاتا ہے۔

نمبر ۱۲۸ مکرم میر عبدالجلیل صاحب شموگہ .... ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء
نمبر ۱۹۴ ,, عبدالستار صاحب کنڈلی .... ۷/ ,, ,,
نمبر ۱۰۴۴ مکرمہ سبیلہ خاتون صاحبہ بھاگلپور .... ۲۸/ ,, ,,
نمبر ۲۷۱ مکرم ایس کے غیبات رضا صاحب کوٹ بلہ .... ۲۸/ ,, ,,
نمبر ۱۱۳۲ ,, الحاج عبداللطیف صاحب بغداد عراق .... ۲۱/ ,, ,,
نمبر ۱۲۴ ,, مولوی سید حسن صاحب وارنگل ...... ۱۴/ ,, ,,
نمبر ۱۲۵۴ احمدیہ مسلم مشنری بمبئی .... ۷/ ,, ,,
نمبر ۱۲۹۶ مکرم برکات احمد صاحب کربی .... ۲۱/ ,, ,,
نمبر ۱۲۹۹ ,, حضرت صاحب جنرل سیکرٹری ہبلی .... ۲۸/ ,, ,,
نمبر ۱۳۰۰ ,, مولوی احمد الدین صاحب گورشاہی .... ۲۸/ ,, ,,
نمبر ۱۳۱۲ ,, اے ایم ایس بشیر احمد صاحب سٹاکہولم .... ۲۸/ ,, ,,
نمبر ۱۲۷۸ ,, مولانا عبدالجلیل صاحب ایم ایل اے حیدرآباد .... ۲۸/ ,, ,,
نمبر ۱۲۷۹ ,, ڈاکٹر محمد نعیم صاحب کلکتہ .... ۲۸/ ,, ,,
نمبر ۱۲۷۷ ,, سید نعیل احمد صاحب کلکتہ .... ۲۸/ ,, ,,
نمبر ۱۴۰۰ احمدیہ نونہال ایسوسی ایشن انڈین بھرت پور ۲۸/ ,, ,,
نمبر ۱۴۰۲ ,, محمد لطف الرحمن صاحب چودوکنبات .... ۲۸/ ,, ,,
نمبر ۱۴۰۸ ,, شکر اللہ خان صاحب بانس پور .... ۲۸/ ,, ,,
نمبر ۱۴۱۲ ,, اے سلام صاحب پوری .... ۲۸/ ,, ,,
نمبر ۱۴۱۳ ,, مولوی عباد اللہ صاحب فاضل ٹیچر ہائی سکول خوبیاں ۲۸/ ,, ,,
نمبر ۱۴۹ ,, محمد فہیم اللہ صاحب بھوپال .... ۲۸/ ,, ,,
,, حامد علی صاحب احمدی بھاگلپور ...... ۲۸/ ,, ,,
,, ایس بشیر احمد صاحب نیو سپٹل ...... ۲۸/ ,, ,,

پتہ مطلوب ہے

نظارت بیت المال کو مکرم ایم پی محی الدین صاحب آف سلسرال بادگرا (مالابار) (BADAGRA) کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے اگر کسی دوست کو ان کا مکمل پتہ معلوم ہو یا وہ خود اعلان ہذا کو پڑھیں تو مہربانی فرماکر مطلع کرکے ممنون فرمادیں۔
(ناظر بیت المال قادیان)

اعلان

مکرم سید فضل الرحمن صاحب کے انتخاب نائب امیر صدر اڑیسہ کی منظوری بذریعہ اعلان ہذا دی جاتی ہے۔ جملہ عہدیداران اڑیسہ مطلع ہوں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

مسعود احمد
28-9-55